ہم نے کربلا سے کیا سیکھا؟

09 مُحَرَّمُ الحرام 1447ھ

09 مُحَرَّمُ الحرام 1447 کا بیان

9 محرم الحرام 1447 کا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ والا تَبار، دو عالَم کے مالِک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحمت نشان ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا بِھَا مَلَكٌ مُوَکَّلٌ بِھَا حَتّٰی یُبَلِّغَنِیْھَا

یعنی جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اللہ کریم اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور ایک فرشتہ اس درودِ پاک کو مجھ تک پہنچانے پر مقرر رہے۔ (معجم کبیر، ۸/۱۳۴)

رقم: ٧٦١١)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

کربلا دَرْسِ زِندگی ہے

اے عاشقانِ صحابہ واہلبیت! یقیناً کربلا نہایت غمناک اور دِل دِہلا دینے والا واقعہ ہے، مگر یاد رکھئے! کربلا صِرْف ایک سانحہ نہیں، سانحے دُنیا میں بہت ہوئے ہیں، ظُلْم و سِتَم کی بڑی بڑی داستانیں اس زمین پر رقم ہوئیں مگر وہ سب مٹ گئیں، آج لوگوں کے دِل و دِماغ میں اُن کا خیال تک موجود نہیں، اگر کربلا بھی صِرف ایک سانحہ ہوتا تو تقریباً 1 ہزار 3 سو 82 سال سے بھی زیادہ عرصہ گزرنے کے باوُجود اسے ذِہنوں میں یُوں تازہ نہ رکھا جاتا، لہٰذا کربلا صِرف ایک سانحہ نہیں، یہ دَرْسِ زِندگی کی پُوری ایک کتاب بھی ہے، واقعۂ

1… جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

www.dawateislami.net

کربلا ہمیں کامیابی کے راستے بھی بتاتا ہے، ترقی کے زینے بھی بتاتا ہے، زِندگی کے اُصول بھی سکھاتا ہے اور عظمت وشان سے جینے کا دَرْس بھی دیتا ہے۔

رسالہ ”کربلا کا خونی منظر“

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا ایک رسالہ ہے: **کربلا کا خونی منظر**۔ یہ رسالہ اَصْل میں ایک خط کا جواب ہے، کسی نے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں خط لکھا، جس میں بتایا تھا کہ انہیں نیکی کی دعوت کے رستے میں رُکاوٹوں اور مشکلات کا سامنا ہے، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس کے جواب میں کربلا کا خونی منظر بیان فرمایا اور بتایا کہ شہدائے کربلا نے میدانِ کربلا میں جو ظُلْم برداشت کئے، جو سِتَم اُٹھائے، یہ سب نیکی کی دعوت دینے کے سبب ہی تھے، لہٰذا جب بھی نیکی کی دعوت کے رستے میں رُکاوٹ آئے تو امام حُسَین اور آپ کے رُفَقاء رَضِیَ اللہُ عَنْہُم پر ڈھائے گئے یزیدی ظُلْم و سِتَم کا تَصَوُّر باندھ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ہمّت و حوصلہ نصیب ہو گا اور نیکی کی دعوت عام کرنے کا جذبہ بھی ملے گا۔

سَر! یہ سب تو ہمیں کربلا بھی سکھاتی ہے...!!

ایک اسلامی بھائی کہتے ہیں: میں **B.A** میں پڑھتا تھا، **B.A** کی انگلش میں ایک ناوِل پڑھایا جاتا ہے، ایک دِن ٹیچر نے اس ناوِل کے متعلق لیکچر (**Lecture**) دیا، کہنے لگے: اس ناوِل کا مصنف ایک یورپین مُفَکِّر ہے، دوسری عالمی جنگ میں یہ ایک فوجی کے طور پر شریک ہوا تھا، دوسری عالمی جنگ کے بعد یورپ میں جو انقلاب آیا، یورپ نے جو ترقی کی، اس انقلاب اور ترقی کی بنیاد جن نظریات پر تھی، وہ نظریات پیش کرنے والے مفکرین

میں ایک مُفَکِّر اس ناوِل کا مصنف بھی ہے، مصنف نے اس ناوِل میں اپنے مخصوص انداز میں کامیابی کے اُصول اور ناکامی کے اسباب بیان کئے ہیں۔ پھر ٹیچر نے اس ناوِل کے متعلق لیکچر شروع کیا؛ مصنف کہتا ہے: اگر ہم نے زِندگی کے سَفَر میں کامیاب ہونا ہے تو اس کے لئے صبر اور برداشت کی سخت ضرورت ہے، ہمیں کامیابی کے لئے تحمل مزاج یعنی قوتِ برداشت والا ہونا چاہئے، کامیابی کے لئے ہم دوسروں پر بھروسا نہیں کرسکتے، ہمیں خود پر اعتماد کرنا ہو گا لیکن اس کے ساتھ ساتھ زیادہ خود اِعتمادی (**Over confidence**) سے بھی بچنا ہو گا وغیرہ۔

اسلامی بھائی کہتے ہیں: ٹیچر ناوِل کی سٹوری سے ملنے والے سبق بتارہے تھے اور میرے ذِہن میں واقعۂ کربلا چل رہا تھا، جیسے ہی ٹیچر نے اپنا لیکچر ختم کیا تو میں بے ساختہ بولا: سَر! یہ سب کچھ تو ہمیں کربلا بھی سکھاتی ہے، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ نے ہمیں صرف صبر بتایا نہیں، کر کے دکھایا، حِلْم، بُردباری، قُوَّتِ برداشت، خود اعتمادی وغیرہ یہ سب وہ باتیں ہیں جو امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ نے ہمیں لکھ کر اگرچہ نہیں دِیں مگر کر کے ضرور دکھائی ہیں۔

میری یہ بات سُن کر ٹیچر حیرت میں پڑ گئے، پھر کچھ دیر بعد بولے: ہاں! واقعی...!! یورپین مُفَکِّر نے ہمیں کہانی لکھ کر سمجھایا مگر امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ نے یہ سب کچھ عملی طَور پر کر کے دِکھادیا ہے۔

امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کا مختصر تَعارُف وفضائل

اے عاشقانِ صحابہ واہلبیت! امام عالی مقام، امامِ تشنہ کام، نواسۂ رسول حضرت امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ بہت بلند رُتبہ ہستی ہیں، آپ کا نام مبارک: حُسَیْن، کنیت: ابو عبد اللہ اور القاب: سِبْطِ رَسُوْلُ اللہ (یعنی رسول اللہ کے نواسے) اور رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل (یعنی رسول کے

پھول)ہیں۔[1]

(1):نانائے حسنین، رحمتِ دارین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:حُسَیْنٌ مِنِّیْ وَاَنَامِنْ حُسَیْنٍ، اَحَبَّ اللہُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا یعنی حُسَین مجھ سے ہے اور میں حُسَیْن سے ہوں،جو حُسَین سے محبت کرے اللہ پاک اس سے محبت فرماتا ہے[2] (2):ایک حدیثِ پاک میں فرمایا: حَسَن و حُسَیْن سے جس نے محبت کی،اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نےاِن سے دُشمنی کی،اس نے مجھ سے دُشمنی کی[3] (3):بخاری شریف میں روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ھُمَا رَیْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْیَا حَسَن و حُسَین دُنیامیں میرے دوپھول ہیں۔[4]

(4):اورتِرمذی شریف کی روایت میں ہے:حَسَن و حُسَین جنّتی جوانوں کے سردار ہیں۔[5]

امامِ عالی مقام، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہ 5 شعبان المعظم، 4 ہجری کو مدینۂ مُنَوَّرَہ میں پیدا ہوئے۔[6] 55 سال، 5 ماہ، 5 دِن اس دُنیا میں تشریف فرمارہے، 10 محرم الحرام، 61 ہجری، بروز جمعہ کوانتہائی مظلومیت کے ساتھ شہید کئے گئے۔[7] آپ نے حق پر ثابت قدمی،جواں مردی،استقامت اورصبر و رضاکی لازوال مثال قائم فرمائی۔

1...کراماتِ امام حسین، صفحہ:3۔
2...ترمذی، ابواب المناقب، صفحہ:857، حدیث:3782۔
3...مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، جلد:3، صفحہ:182، حدیث:4777۔
4...بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب الحسن والحسین، صفحہ:949، حدیث:3753۔
5...ترمذی، ابواب المناقب، صفحہ:855، حدیث:3775۔
6...امام حسین کی کرامات، صفحہ:3۔
7...سوانح کربلا، صفحہ:170۔

www.dawateislami.net

کامیابی کے 3 اُصول

اسی طرح ایک مُفَکِّر ہے، اُس نے اپنے طَور پر ایک تجزیہ کیا اور کہا: زِندگی میں کامیابی کے 3 اُصول ہیں: (1): بُھوک برداشت کرنے کی طاقت (2): انتظار (3): سوچنے سمجھنے کی صلاحیت۔

یہ تین اُصول ایک مُفَکِّر نے بیان کئے، ذرا اِن تینوں اُصولوں کو سامنے رکھ کر واقعۂ کربلا کو ذِہن میں لائیے! کربلا میں ہمیں یہ تینوں باتیں ملتی ہیں:

(1): مُفَکِّر نے کہا: کامیابی کے لئے بھوک برداشت کرنے کی طاقت ضروری ہے، میدانِ کربلا میں ہم دیکھتے ہیں؛ سخت گرمی ہے، ریگستان ہے، دہکتی ہوئی زمین ہے اور دِن کی سخت بھوک پیاس ہے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ سے لے کر ننھے شہزادے حضرت علی اَصْغَر رَضِیَ اللہُ عنہ تک سب پیاسے ہیں مگر قربان جائیے! سخت پیاس بھی ان بُلند رُتبہ ہستیوں کے پاؤں اُکھاڑ نہ سکی، تازہ دَم یزیدی لشکروں کی یلغار انہیں راہِ حق سے ہٹا نہیں پاتی، آلِ رسول کے شیر صِفت جوان سخت پیاس کے باوُجُود یزیدیوں کے پرخچے اُڑاتے ہیں، یہ ان کی بے مثال استقامت اور باکمال قُوّتِ برداشت ہے۔

(2): مُفَکِّر نے دوسری بات کہی کہ کامیابی کے لئے انتظار ضروری ہے، یعنی جو بندہ کامیابی کا طلب گار ہے، وہ صبر سے کام لے، اطمینان کے ساتھ دُرُست وقت کا انتظار کرے، کسی لمحے بھی بے صبری نہ دکھائے۔ یہ بات بھی امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عنہ کی پاکیزہ سیرت میں دیکھنے کو ملتی ہے آپ پر مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹتے ہیں مگر آپ کے صبر و استقامت میں ذرہ برابر بھی کمی نہیں آئی۔

(3):مُفَکِّر نے تیسری بات کہی کہ جو کامیابی کا طلب گار ہے، اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہو، یعنی اُس پر کیسا ہی کڑا وقت کیوں نہ آجائے، وہ اپنے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کو ماند نہ پڑنے دے، ہر وقت، ہر حال میں سوچ سمجھ کر بہتر سے بہترین فیصلہ کرے۔ یہ ایک بہت مشکل کام ہوتا ہے، ہمارے ہاں کسی شخص کا انتقال ہو جائے تو اس کے اَہلِ خانہ کو، والدین کو بہت سنبھل کر طریقے سے خبر دینی ہوتی ہے کہ کہیں اچانک غم کی خبر سُن کر ہوش ہی نہ کھو بیٹھیں مگر قربان جائیے! امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کی ہمّت اور حوصلے کے.!! آپ کے بیٹے حضرت علی اَصْغَر رَضِیَ اللہُ عنہ حضرت علی اکبر رَضِیَ اللہُ عنہ، بھائی، بھتیجے، بھانجے، 72 افراد میدانِ کربلا میں امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کی آنکھوں کے سامنے شہید ہوتے ہیں، ایسے غم اور پریشانی کے باوُجُود ہوش و حَواس سلامت ہیں، فیصلہ کرنے کی طاقت بحال ہے، تاریخ کی کسی کتاب سے دُنیا کا کوئی شخص یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ نے میدانِ کربلا میں غم کی شِدَّت کے سبب کوئی ایک فیصلہ بھی شریعت کے خِلاف کیا ہو۔

اے عاشقانِ رسول! یہ سب باتیں عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ دیکھئے! آج کے مفکرین کامیابی، ترقی اور انقلاب کے جو راستے دکھاتے ہیں، لمبے لمبے لیکچر (**Lecture**) دیتے ہیں، یہ سب باتیں آج سے تقریباً 1 ہزار 3 سو 82 سال پہلے شہزادۂ کونین، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کر کے دِکھا چکے ہیں، میدانِ کربلا میں یہ سب نظریات موجود ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

یزید کا بُرا کردار اور دَرسِ عبرت

اے عاشقانِ صحابہ واہلبیت! ذرا غور کیجئے! امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے اتنی بڑی قربانی کیوں پیش کی...؟ یقیناً آپ کو تاج و تخت و حکومت سے کوئی سروکار نہیں تھا، آپ تو جنّتی نوجوانوں کے سردار ہیں، اللہ پاک کی عطا سے جس کو جنت میں حکومت و سرداری ملی ہو ،اُسے دُنیا کی عارضی حکومت کی حِرْص بھلا کیسے ہو سکتی تھی؟ مگر غور طلب بات ہے، امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ آخر یزید کی بیعت کیوں نہیں کرتے تھے؟ کیا آپ کو یزید کی ذات سے اِخْتلاف تھا؟ نہیں... آپ کو یزید کی ذات سے اِخْتلاف نہیں تھا، آپ کو یزید کے کردار سے اِخْتلاف تھا۔ اگر یزید بدبخت کا کردار ستھرا ہوتا، وہ بدانجام قرآن و سُنّت کا پیروکار ہوتا تو امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ ہر گز اس کی بیعت سے انکار نہ فرماتے مگر اس بدبخت کا کردار اچھا نہیں تھا، اُس کا اَخلاق اچھا نہیں تھا، اس کی عادتیں بُری تھیں، یزید فاسق تھا، یزید فاجِر تھا، یزید زانی تھا، یزید شرابی تھا، یزید قرآن و سُنّت کی مخالفت کرتا تھا، اس لئے امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے اُس کی بیعت نہیں کی اور ایسی لازوال قربانی پیش فرمائی۔

اب ذرا غور فرمائیے! جب امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ یزید کے بُرے کردار سے خوش نہ ہوئے تو اگر وہی کردار ہمارا بھی ہو، جو عادتیں یزید کی تھیں، ویسی ہی عادتیں ہماری بھی ہوں، جیسا گندا اَخْلاق یزید کا تھا، ویسا ہی ہمارا بھی ہو تو کیا امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ ہم سے خوش ہو جائیں گے...؟؟

آیئے! دیکھتے ہیں؛ یزید کا کردار کیسا تھا؟ یزید پلید کی وہ کونسی غلیظ عادتیں تھیں، جن کی وجہ سے امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے اس کی بیعت کرنا گوارا نہ فرمایا:

(1):یزید سُنّت کو بدلنے والا تھا

غیب جاننے والے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَوَّلُ مَنْ يُّبَدِّلُ سُنَّتِی رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ اُمَيَّةَ يُقَالُ لَهٗ يَزِيْدُ میری سُنّت کو بدلنے والا پہلا شخص بنواُمَیَّہ سے ہو گا،اسے یزید کہا جائے گا۔[1]

اے عاشقانِ صحابہ واہلبیت! معلوم ہوا؛ یزید سُنّت کو بدلنے والا، خلافِ سُنّت کاموں کو رواج دینے والا تھا، یہ بدبخت خُود بھی سُنّتِ مصطفےٰ کی پیروی نہیں کرتا تھا اور دوسروں کو بھی خِلافِ سُنّت کاموں پر اُبھارتا تھا۔ سُنّت کی مخالفت کرنا اور خِلافِ سُنّت کاموں کو رواج دینا یزید کا بُرا کردار ہے، اگر ہم حسینی ہیں اور ہمیں واقعی حسینی ہونا چاہئے، تو ہمیں چاہئے کہ ہم یزید کے اس بُرے کردار سے نفرت کریں، ہم خود بھی سُنتوں پر عمل کریں اور دوسروں کو بھی سُنّت کی ترغیب دِلایا کریں۔

سنّت کی فضیلت پر 3 اَحادیث

(1): تاجدارِ رسالت، شَہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ جس نے میری سُنّت سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا[2] (2):ایک روز پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے 3 مرتبہ فرمایا:میرے نائِب پر اللہ پاک کی رَحمت ہو۔ عَرض کیا گیا: حُضُور! آپ کے نائِب کون ہیں؟ فرمایا:میری سُنّت سے محبّت

1… تاریخ دمشق لابن عساکر، جلد:65، صفحہ:250۔
2… تاریخ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔

www.dawateislami.net

کرنے اور دوسروں کو سکھانے والے[1] (3): رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ تَمَسَّكَ بِالسُّنَّةِ دَخَلَ الْجَنَّةَ یعنی جس نے میری سُنّت کو مضبوطی سے پکڑا وہ جنت میں داخل ہو گا۔[2]

اللہ پاک ہمیں سُنتوں کا پیکر بنائے، ہم نے خُود سُنتوں پر عَمَل کرنا ہے، اس کے ساتھ دوسروں کو بھی اس کی دعوت دینی ہے، اب وہ نادان جو مَعَاذَ اللہ! نیکی کی راہ میں رُکاوٹ بنتے ہیں، سنتوں پر عَمَل کرنے والوں کو ترچھی نگاہوں سے دیکھتے ہیں، ان پر طنز کے زہریلے تیر برساتے ہیں، انہیں ڈرنا چاہئے، اللہ پاک ہمیں سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(2-9): یزید پلید کی 7 بُری عادات

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہ یزید پلید کے بُرے کردار سے بخوبی واقف تھے، اب آیئے! دیکھتے ہیں: امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے خُود یزید کے بُرے کردار کی کیسے نشاندہی فرمائی۔ صدر الاَفاضِل، مفتی نعیم الدین مرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: جب امام عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے سامنے یزید بد بخت کی بیعت پیش کی گئی تو آپ نے فرمایا: لِاَنَّهٗ كَانَ فَاسِقًا، مُدْمِنَ الْخَمْرِ ظَالِماً یزید فاسِق (یعنی اعلانیہ کبیرہ گُناہ کرنے والا)، شراب کا عادِی اور ظالم ہے (بھلا میں ایسے کی بیعت کیسے کر سکتا ہوں)۔[3]

1…جامع بیانِ عِلم، باب: عِلْم کے فضائل، جلد: 1 صفحہ: 201، حدیث: 220۔
2…جامع صغیر، صفحہ: 522، حدیث: 8603۔
3…سوانح کربلا، صفحہ: 114۔

www.dawateislami.net

امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ کا خطبہ

جب امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ میدانِ کربلا کی طرف تشریف لے جارہے تھے، راستے میں ایک مقام پر آپ نے یزیدی لشکر کے سامنے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک جو ایسے حکمران کو دیکھے، جو ظلم کرتا ہو، اللہ پاک کی حرام کردہ چیزوں کو حلال ٹھہراتا ہو، اللہ پاک کا عہد توڑتا ہو، سُنّت کی مخالفت کرتا ہو، لوگوں میں گُناہوں اور ظُلم وزیادتی کو رواج دیتا ہو، دیکھنے والا اگر ایسے ظالِم کو بُرے کاموں سے نہ ہاتھ سے روکے، نہ زبان سے روکے، اللہ پاک پر حق ہے کہ اس (دیکھنے والے) کو اس (ظالِم) کے ساتھ ہی رکھے۔ لوگو! سُن لو...!! بے شک ان یزیدیوں نے شیطان کی اطاعت کو لازِم پکڑا، رحمٰن کی اطاعت کو چھوڑ دیا، لوگوں میں فساد پھیلایا، اللہ پاک کی حُدُود کو پامال کیا، اللہ پاک کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال اور حلال کی ہوئی چیزوں کو حرام قرار دیا اور میں اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہوں[1] کہ ایسے ظالِم کے سامنے کلمۂ حق بلند کروں۔

اے عاشقانِ صحابہ واہلبیت! امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے یزید پلید کی 7 بُری عادتوں کو بیان فرمایا: (1): یزید فاسِق ہے (2): یزید شرابی ہے (3): یزید ظالِم ہے (4): یزید رحمٰن کی اطاعت چھوڑ کر شیطان کی پیروی کرتا ہے (5): یزید فساد پھیلاتا ہے (6): یزید اللہ پاک کی حُدُود کو پامال کرتا ہے (7): یزید اللہ پاک کی حلال کی ہوئی چیزوں کو حرام اور حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال ٹھہراتا ہے۔

1 … تاریخ طبری، جلد: 3، صفحہ: 306 خلاصۃً۔

www.dawateislami.net

گُناہوں کی نحوست!

اب ہم اپنے کردار پر غور کریں! یزید فاسق تھا، فاسق اُسے کہتے ہیں: جو اِعْلانیہ گُناہ کرتا ہو۔ ہمارے ہاں کتنے ایسے لوگ ہیں جو اعلانیہ گُناہوں سے بچتے ہیں؟ داڑھی منڈانا یا ایک مٹھی سے چھوٹی کروانا حرام ہے، کتنے لوگ ہیں جو داڑھی منڈاتے اور دندناتے پھرتے ہیں؟ سرِ عام گالیاں بکتے ہیں، اور بہت سے گُناہ کرتے ہیں اور اپنے گُناہوں کا اِعْلان بھی کرتے ہیں۔

واقعۂ کربلا کا دَرْس یہ ہے اور اَصْل حسینی ہونا اسی کو کہا جاتا ہے کہ ہم گُناہوں سے بچیں۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۖ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۱۱۵﴾

(پارہ:5، سورۂ نساء:115)

ترجمۂ کنزُالعرفان: اور جو اس کے بعد کہ اس کے لئے ہدایت بالکل واضح ہوچکی رسول کی مخالفت کرے اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے تو ہم اسے ادھر ہی پھیر دیں گے جدھر وہ پھرتا ہے اور اسے جہنم میں داخل کریں گے اور وہ کتنی بری لوٹنے کی جگہ ہے۔

پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوْهَا اللہ پاک نے کچھ فرائض مقرر کئے ہیں انہیں ضائع نہ کرو، وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا کچھ چیزیں حرام کی ہیں انہیں ہلکا نہ جانو، وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْهَا اور کچھ حدیں قائم کی ہیں ان سے آگے نہ بڑھو، وَسَكَتَ عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْهَا اور اس نے (تم پر رحمت فرماتے ہوئے) دانستہ کچھ چیزوں سے سکوت فرمایا ہے ان کی جستجو نہ کرو۔[1]

1… سنن دار قطنی، کتاب الرضاع، جلد:4، صفحہ:217، حدیث:4350۔

www.dawateislami.net

ظُلم کی مَذَمَّت

امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا: یزید ظالِم ہے۔ ہمارے معاشرے میں ظُلم کی بھی بھر مار ہے۔ بہت سارے لوگوں کے ذِہن میں یہ تَصَوُّر ہوتا ہے کہ ظُلم صرف قتل و غارت ہی کو کہتے ہیں، حالانکہ ایسا نہیں ہے، ناحق قتل بھی ظُلم ہے، کسی کو ناحق تھپڑ مارنا بھی ظُلم ہے، کسی کی رقم دبالینا، گالیاں دینا، عزّت پامال کرنا، یہاں تک کہ دوسروں کو گھور کر ڈرا دینا، اَحادیث میں اسے بھی ظُلم قرار دیا گیا ہے۔

اللہ پاک ہمیں مسلمانوں کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنے اور ان پر کسی بھی طرح سے ظلم و زیادتی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

شیطان کی پیروی کرنا یزیدی کردار ہے

اسی طرح امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا: یزید رحمٰن کی اطاعت چھوڑتا ہے، شیطان کی پیروی کرتا ہے۔

اللہ! اللہ! یہ تو بڑا امتحان ہے ❁ نماز پڑھنا رحمٰن کی اطاعت ہے، نہ پڑھنا شیطان کی پیروی ہے، ہم میں سے کتنے لوگ پکّے نمازی ہیں؟ ❁ ہم میں سے کتنے لوگ گُناہوں سے بچتے ہیں؟ ❁ کتنے لوگ روزے رکھتے ہیں؟ ❁ ماں باپ کی اطاعت کرنا ❁ بہن بھائیوں کے حقوق پُورے کرنا ❁ بیوی کے حقوق پُورے کرنا ❁ دوسروں کی عزّت کرنا ❁ پُورا پُورا اسلام میں داخِل ہو جانا، رحمٰن کی اطاعت ہے، اس کا اُلٹ کرنا شیطان کی پیروی ہے ❁ جھوٹ بولنا، غیبت کرنا، چغلی کھانا، وعدہ خِلافی، گالی گلوچ، یہ سب گُناہ ہیں، شیطان کی پیروی ہے، ہم میں سے کتنے لوگ ان گُناہوں سے بچتے ہیں؟

www.dawateislami.net

یہ یزید کا بُرا کردار ہے، یہ سب وہ باتیں ہیں جن کی بنیاد پر امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ نے یزید کی بیعت سے انکار فرمایا تھا، میدانِ کربلا میں لازوال قربانی پیش فرمائی تھی۔

(11): یزید اور دُنیا پرستی

اے عاشقانِ صحابہ واہلبیت! ایک اہم بات جو ہمیں کربلا سے سیکھنے کو ملتی ہے، وہ یہ کہ یزید بدبخت نے میدانِ کربلا میں جتنا ظُلم کیا، کروایا یہ سب اَصل میں دُنیا کی محبّت اور لالچ کا نتیجہ تھا۔ شیخِ طریقت، امیر اہلسنت، **حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: یزید پلید مال و جاہ کی محبت ہی کی وجہ سے سانحۂ کربلا کا باعث بنا، اس ظالِم بدانجام کو امامِ عالی مقام امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ کی ذاتِ گرامی سے اپنے اِقتدار کو خطرہ محسوس ہوتا تھا، حالانکہ امامِ عالی مقام کو دُنیائے ناپائیدار کے حصول کے لئے دُنیوی اِقتدار سے کیا سروکار! آپ تو کل بھی اُمّتِ مسلمہ کے دِلوں کے تاجدار تھے، آج بھی ہیں اور رہتی دُنیا تک رہیں گے۔

اے عاشقانِ صحابہ واہلبیت! 10 محرم الحرام کو شہیدوں کے سردار، حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ کے ایصال ثواب کا اہتمام کیجئے، گھروں میں محافل کا اہتمام کریں اور 11 ویں شریف کو حسینی سید، حضور غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کے ایصال ثواب کا بھی اہتمام کیجئے۔ امیرِ اہلسنت **حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: تاجر اپنی روزانہ کی بِکری (*Sale*) کا ایک فیصد جبکہ تنخواہ پانے والا اپنی ہر تنخواہ کی رقم سے کم از کم 2 فیصد نکالے اور ماہانہ 11 ویں شریف کی نیاز کرے تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اُس کی روزی میں بَرَکت ہوگی۔ (اگر گھر میں نیاز کرنے میں رُکاوٹ ہو تو کسی بھی

نیک کام میں وہ رقم خرچ کر دیجئے۔)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد